پرائز بانڈ پر ملنے والے انعام کا حکم

مولانا محمد عثمان

متخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

پرائز بانڈ سے متعلق ایک استفتاء اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے جواب:

جناب مفتی صاحب عرض یہ ہے کہ ''پرائز بانڈ'' کے متعلق معلومات چاہئیں کہ آیا ''پرائز بانڈ'' کا لین دین کرنا اور اس پر دیئے جانے والے انعام کا حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جو ادارہ یعنی اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس کو سود ہی ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ سود لاٹری سسٹم سے انعام کے طور پر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں کسی کو ملتا ہے کسی کو نہیں ملتا کسی کو اپنی رقم سے کئی گنا اور کسی کو بہت تھوڑا ۱۰۰۱، ۲۰۰ روپے انعام ملتا ہے لہٰذا برائے مہربانی مدلل حوالے کے ذریعے بتائیں کہ پرائز بانڈ کا کاروبار اور اس پر ملنے والا انعام جائز ہے یا ناجائز؟

سائل عبدالعزیز ولد حاجی عمر معرفانی۔ سولجر بازار کراچی۔

الجواب باسمہٖ تعالیٰ:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو کہ تمام شعبہ ہائے زندگی کو شامل اور حاوی ہے ابتدائے آفرینش سے لے کر قبر کی منزل تک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں انسانیت کی رہنمائی کے لئے اسلام کی واضح ہدایات اور معتدل تعلیمات موجود نہ ہوں، عبادات ہوں یا معاملات، معاشیات ہوں یا معاشرت، اخلاقیات ہوں یا آداب زندگی، اقتصادیات ہوں یا جدید معاشیات غرض ہر شعبہ میں اسلام انسانیت کی قیادت وسیادت کے فرائض انجام دیتے ہوئے نظر آتا ہے۔

مذہب اسلام کا کمال یہ بھی ہے کہ وہ ہر دور میں بلکہ ہر زمان ومکان میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے، زمانہ کی برق رفتاری اور بدلتے ہوئے حالات میں بھی اس کی قیادت برقرار رہتی ہے۔

اسلام اس بے مثال معاشی نظام کا نام ہے جس میں ایسی آمدنی اور کمائی سخت ناپسند کی جاتی ہے جو گھر بیٹھے بلا محنت ومشقت کے حاصل ہو اسلام میں وہ رقم بھی ناجائز اور حرام ہے جو دوسروں کے استحصال سے حاصل کی گئی ہو اور براہ راست دولت کے ذریعہ دولت حاصل کی جاتی ہو، چنانچہ سود اس لئے حرام ہے کہ سود لینے والے کو بغیر کسی معاوضہ ومحنت کے آمدنی آتی رہتی ہے وہ کسی دوسرے کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتا ہے بلا کسی واسطہ دولت کے ذریعہ دولت کماتا ہے شریعت مطہرہ میں کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دولت اکٹھا کرنا ناحق طور پر مال حاصل کرنا ناجائز ہے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایها الذین آمنو الا تاکلو اامو الکم بینکم بالباطل ..... الخ (النساء: ۲۹).

ترجمہ: ''اے ایمان والو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق''۔

جو شخص ناحق طور پر مال حاصل کرے قرآن کریم میں اس کے لئے وعید شدید آتی ہے۔

"ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیه ناراً و کان ذلک علی الله یسیر اً. (النساء: ۳۰).

''جو کوئی یہ کام کرے تعدی اور ظلم سے تو ہم اس کو ڈالیں گے آگ میں اور یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے''۔

واضح رہے کہ جتنے ناجائز اور غیر مشروع طریقے اس وقت ہماری معیشت میں رائج ہیں اس میں سود اور جوا ایسے عناصر ہیں جو اپنے تمام تر دینی و دنیاوی اور اخلاقی نقصانات کے باوجود پوری دنیا میں خصوصاً عالم اسلام کی معیشت میں بھی اس طرح عام ہو گئے ہیں کہ آج ایسی چیزوں کو اقتصادیات اور تجارت کے لئے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جانے لگا ہے اور یہ تصور عام ہونے لگا ہے کہ آج کوئی تجارت یا صنعت یا اور کوئی معاشی نظام بغیر سود کے چل ہی نہیں سکتا لیکن اگر ماحول کی تقلید سے بلند و بالاتر ہو کر وسیع نظر سے معاملات کا جائزلیا جائے تو یہ نتیجہ ضرور نکلے گا کہ سود اور جوا معاشیات کے لئے ریڑھ کی ہڈی نہیں بلکہ انسانی معیشت کے لئے خطرناک کینسر ہے کہ جب تک اس کو آپریشن کر کے نہ نکالا جائے گا دنیا کی معیشت اور تجارت اعتدال پر نہ آسکے گی۔

علاوہ ازیں سود اور جوا دو ایسے مستقل گناہ ہیں جن کی قباحت و برائی اور تباہ کاریوں کا ذکر قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند احادیث میں واضح اور ٹھوس الفاظ میں آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سود پر شدید اور اتنی سخت وعید فرمائی ہے جو کسی دوسرے گناہ پر نہیں آئی کہ سود کاروبار کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان جنگ کے مترادف قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"یاایها الذین امنو اتقو الله وذرو ما بقی من الر بوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلو ا فاذنوا بحرب من الله ورسوله ".(البقرة:۲۷۸. ۲۷۹).

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو پھر اگر تم نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"الر با سبعون جزءً أیسرها ان ینکح الرجل امه ". (مشکوة المصابیح . کتاب البیوع .باب الربوا . الفصل الثالث . ۱ /۲۴۶ . ط : قدیمی).

''سود کے مفاسد کی ستر قسمیں ہیں ان میں سے ادنیٰ قسم ایسی ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے''۔

"عن ابی هریرةؓ قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :اتیت لیلة أسری بی علی قوم بطونهم کالبیوت فیها الحیات تری من خارج بطونهم فقلت: من هولاء یا جبرئیل قال: هولاء آکلة الربا".(المرجع السابق).

''حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میرا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کے مانند (بڑے بڑے) تھے اوران پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ لوگ سود خور ہیں''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جوئے اور قمار بازی کے معاملات کو نہ صرف حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کو انسانی معیشت کے لئے نجاست، گندگی، انسانیت کے میدان بغض وعداوت کا سبب اور شیطانی عمل قرار دیا ہے اوراس کو یادالٰہی اور سب سے اہم عبادت نماز سے باز رکھنے والی چیز بتایا ہے، نیز آیت کی دلالت سے معلوم ہوتا ہے کہ جوا اور سودی معاملات انسانی زندگی کے لئے سخت مضر اور نقصان دہ چیز ہیں اوران سے بچنے میں انسان کی فلاح وکامیابی ہے۔

قرآن کریم کے اندر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ اپنی اور معاشرہ کی فلاح اور اصلاح چاہتے ہو تو جوئے اور سودی کاروبار کو بالکلیہ چھوڑ دو۔

"یاایها الذین آمنو انما الخمرو المیسر والا نصاب والا زلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصد کم عن ذکر الله وعن الصلاة فهل انتم منتهون". (المائدة: ٩٠، ٩١).

''اے ایمان والو! بلاشبہ شراب اور جوا، بت اور جوئے کے تیر یہ سب نجس ہیں شیطانی عمل میں سے ہیں سو ان چیزوں سے دور رہا کرو تا کہ تمہیں آپس میں فلاح ملے، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں بغض اور عداوت پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو کیا تم باز آؤ گے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من قال لصاحبه تعال اتأ مرک فلیتصدق ". (سنن أبی داؤد .کتاب الأیمان والنذور. باب الیمین بغیر الله. ٢/٤٦٣.ط: میر محمد).

''جس نے اپنے ساتھ سے کہا کہ آؤ تمہارے ساتھ جوا کھیلتے ہیں پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ کچھ صدقہ کردے''۔

شریعت مطہرہ میں قمار اور جوئے کی حرمت اس قدر تاکید سے آئی ہے کہ محض اس کی طرف دعوت دینا بھی جرم قرار دیا گیا اوراس جرم کی تلافی کے لئے کچھ مال صدقہ کرنے کا حکم کیا گیا۔ قمار اور جوئے کی جو شکلیں زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں اگر چہ ان کا عام رواج آج کل ہمارے معاشرے میں کم ہے تاہم اس کی جگہ دوسرے بے شمار طریقے رائج ہوگئے ہیں ان رائج جوئے اور قمار کے طریقوں میں بنیادی

عناصر کو دیکھا جائے تو ان کی اصلیت اور حقیقت وہی ہے جو ایام جاہلیت میں موجود تھی، زمانہ کی جدت کے ساتھ جس طرح ہر چیز کے اندر جدت اور تبدیلی آرہی ہے اسی طرح قمار اور جوئے کے کاروبار میں بھی خاص تبدیلیاں آگئی ہیں اب تک قمار بازی کے معاملات میں جو نئے نام اور نئے عنوانات سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے دیئے جارہے ہیں ان میں سے عام انعامی بانڈز کے علاوہ پرائز بانڈ کا وہ کاروبار بھی شامل ہے جو آج ملکی سطح پر پھیلا ہوا ہے اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں اور حکومت کے اداروں کی جانب سے بانڈز کے ذریعہ سرمایہ بڑھانے کی اسکیم اور قرعہ اندازی، لاٹری کے ذریعہ سرمایا کو تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ راتوں رات امیر بنانے والے پروگرام بھی شامل ہیں۔

حکومت کی طرف سے جو پرائز بانڈ (نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ) آج کل جاری کئے جارہے ہیں ان پر معمولی غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ یہ سود اور جوئے کی ایسی شکلیں ہیں جو اسلامی شریعت کی رو سے قطعاً ناجائز اور حرام ہیں۔

ان پرائز بانڈز میں سود کا وجود تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ سود کی حقیقت یہ ہے کہ مال کا مال کے بدلے معاملہ کرنے میں ایک طرف ایسی زیادتی ہو کہ جس کے مقابلے میں دوسری طرف کچھ نہ ہو۔ جیسا کہ ''فتاوی عالمگیری'' میں ہے۔

"الربا وهو في الشرع عبارة عن فضل مال لايقا بله عوض في معاوضة مال بمال ". (الفتاویٰ الهندية. الباب التاسع فيما يجوز بيعه ومالا يجوز . الفصل السادس في تفسير الربوا واحكامه . ۱۱۷/۳).

بعینہٖ یہی حقیقت پرائز بانڈز کے انعام میں بھی موجود ہے کیونکہ ہر آدمی مقررہ رقم دے کر پرائز بانڈ اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے قرعہ اندازی میں نام آنے پر اپنی رقم کے علاوہ ایک خطیرہ رقم مل جائے، اور یہ زائد اور اضافی رقم سود ہے کیونکہ شرعاً نقد رقم کا تبادلہ اگر نقد رقم سے ہو تو برابری کے ساتھ لین دین کرنا ضروری ہوتا ہے کمی بیشی کے ساتھ لین دین کرنا سود ہے۔

اسی طرح سود کی ایک اور حقیقت جو نزول قرآن سے پہلے بھی سمجھی جاتی تھی یہ تھی کہ قرض دے کر اس پر نفع لیا جائے، سود کی یہ تعریف ایک حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

"كل قرض جر منفعة فهو ربوا . (الجامع الصغير للسيوطي . ص ۳۹۴ . دار الكتب العلمية بيروت لبنان).

''یعنی ہر وہ قرض جو نفع کمائے وہ سود ہے''۔

اسی وجہ سے احادیث میں اپنے مقروض کا ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت آئی ہے جب کہ اس سے پہلے اس طرح کے ہدیہ اور تحفہ دینے کے معاملات آپس میں جاری نہ ہوں اور ایسا ہدیہ قبول کرنے کو اس کے لئے ناجائز قرار دیا ہے کہ وہ بھی ایک طرح کا قرض دے کر نفع حاصل کرنا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اذا قرض الرجل الرجل فلايا خذ هدية ". (مشكوة المصابيح . كتاب البيوع . باب الربوا. الفصل الثالث. ۲۴۶/۱ . ط: قديمي).

''جب کوئی شخص دوسرے کو قرض دے تو وہ اس سے ہدیہ نہ لے''۔

فقہ اسلامی کی مشہور کتاب ''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''کل قرض جر نفعا حرام''. ردالمحتار. فصل فی القرض. مطلب کل قرض جرنفعا حرام. ۱۶۶/۵. ط:ایچ .ایم .سعید).

''یعنی ہر وہ قرض جو نفع کماتا ہے سود ہے''۔

لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ ربا اس زیادتی کا نام ہے جو قرض کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو سود کی یہ حقیقت پرائز بانڈ کے انعام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ حکومتی ادارے میں جمع کی ہوئی رقم قرض ہے کیونکہ ادارہ اسے اپنے تصرف میں لاتا ہے اور قرعہ اندازی میں نام آنے پر مقررہ رقم صاحب رقم کو دی جاتی ہے لہٰذا یہ قرض کے زمرے میں آتی ہے اور اس قرض کے عوض میں جو انعام (منافع) حاصل کیا جاتا ہے یہی سود ہے۔

اسی طرح موجودہ پرائز بانڈز کے انعام میں جوا بھی شامل ہے، جوا جسے عربی زبان میں ''قمار کہا جاتا ہے درحقیقت ہر وہ معاملہ ہے جس میں ''مخاطرہ ہو'' جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

''قال ابن عباسؓ المخاطرة قمار ''.(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ۳۶/۲. وجدت معناه ولم أجد هذا اللفظ فيه).

نیز امام مالکؒ نے فرمایا:

''المیسر میسران میسر اللهو ومیسر القمار فمن میسر اللهو النرد والشطرنج والملاهی کلها ومیسر القمار ماتخاطر الناس علیه''. (الجامع لأحکام القرآن للقرطبی . تحت قوله تعالیٰ:یسئلو نک عن الخمر . ۳۶/۲).

''جوا دو قسم پر ہے ایک قسم تو کھیل کود کا جوا ہے جیسے نرد اور شطرنج ہے اور دوسرے قسم کا جوا وہ معاملات ہیں جن سے لوگ خطرے میں واقع ہوتے ہیں''۔

پرائز بانڈز کے حصہ داران زائد رقم وصول کرنے کی غرض سے رقم جمع کراتے ہیں لیکن معاملہ قرعہ اندازی اور اس میں نام آنے پر مشروط ہونے کی وجہ سے یہ لوگ خطرے میں رہتے ہیں کہ زائد رقم ملے یا نہ، چنانچہ قمار کی حیثیت کے متعلق امام ابوبکر جصاصؒ اپنی مایہ ناز کتاب ''احکام القرآن'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''وحقیقته تملیک المال علی المخاطرة ''.(احکام القرآن للجصاص . تحت قوله تعالیٰ انما الخمر والمیسر . ۴۶۵/۲ .ط: دارالکتب العلمیة بیروت).

واضح رہے کہ کاروباری نکتے سے جس کاروبار میں منافع نہ ہو وہ نقصان ہے تو جن حصہ داران کے نام قرعہ اندازی میں نہیں آتے وہ

نقصان میں رہتے ہیں۔خلاصہ یہ کہ قمار(جوا) ہر وہ معاملہ ہے جو نفع وضرر کے درمیان دائر ہو یعنی یہ بھی احتمال ہو کہ معمولی رقم کے عوض میں بہت سارا مال مل جائے گا اور یہ بھی احتمال ہو کہ کچھ نہ ملے گا خواہ اصل رقم باقی رہے کیونکہ انہوں نے اصل رقم حاصل کرنے کے لئے رقم جمع نہیں کرائی تھی بلکہ بڑی رقم کے طمع میں رقم جمع کرائی تھی جو انہیں حاصل نہیں ہوسکی اور وہ پشیمان ہوئے۔لہٰذا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز میں اصل رقم اگرچہ محفوظ رہتی ہے، چونکہ مزعومہ منافع نہیں مل سکے تو وہ خسارے میں رہے اور جن کو قرعہ اندازی میں رقم ملی ہے ابتداء میں خطرے میں رہنے کی وجہ سے یہ معاملہ جوئے کا معاملہ تھا نفع ملنے یا ملنے میں تردد تھا قرعہ اندازی میں نام آنے پر زائد رقم مل گئی لیکن جوا کے معاملہ کے تحت ملی اور نقد کے بدلہ میں نقد نہیں زائد رقم ملی تو یہ سود ہی ہے لہٰذا پرائز بانڈز جوئے اور سود کا مجموعہ ہے۔

اس لئے پرائز بانڈز کی خرید وفروخت کرنا اور اس سے ملنے والا انعام حاصل کرنا از روئے شرع ناجائز اور حرام ہے، شیطانی عمل ہے، گندا معاملہ ہے، واجب الترک ہے کہ اس کے ترک میں انسانی فلاح وکامیابی ہے، اس کے خلاف کرنے میں شیطانیت ہے، اپنے کو گندا کرنا ہے، رب کریم کے غیظ وغضب کو دعوت دینا ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت دے، دین کا فہم اور ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبدالمجید دین پوری	محمد عبدالقادر	محمد عثمان چاٹگامی

(بشکریہ ماہنامہ بینات . جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ)

اہل علم کی دلچسپی کے لئے مجلس التحقیق الفقہی کے مجلات

زیر ادارت: مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

(1) سہ ماہی المباحث الاسلامیہ (اُردو):

سائنس وٹیکنالوجی کے تحقیقات وایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی، تحقیق کا حامل اور فکرِ اسلامی کا ترجمان

صفحات: 136 زرِتعاون سالانہ : 240 روپے

(2) ششماہی البحوث الاسلامیہ (عربی):

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات: 136 زرِتعاون : 240 روپے

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقہی جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: (3 Line) 0092-928-331351 فیکس: 331355 فون مدیر مسئول: 0333-3509970